سیکولرزم

ڈاکٹر سفر الحوالی

مترجم: محمد زکریا رفیق

ترتیب

حصہ دوم

یورپ میں سیکولرزم کے اسباب

یورپی معاشرت واخلاق کا سیکولرزم

بحث اوّل: قرونِ وسطیٰ کا معاشرہ واخلاق

قرونِ وسطیٰ کا یورپ، وحشت اور انحطاط کی ایسی زندگی گزارتا تھا جس کی مثال دنیا کے کسی حصے میں نہیں ملتی، خصوصاً پہلی تین صدیاں جن کو مغربی مؤرخین کی اصطلاح میں تاریک ادوار کا نام دیا جاتا ہے۔ اگرچہ بعض اوقات پورے قرونِ وسطیٰ کو بھی تاریک دور کہا جاتا ہے جو لگ بھگ دس صدیوں پر محیط ہے۔ (۴۱۴)

یورپ کی تاریک زندگی میں سب سے پہلے اخلاقی پستی اور معاشرتی انتشار کا غلبہ اُس وقت ہوا، جب جنوبی یورپ کے وحشی قبائل نورمانڈیین کے حملے ہوئے اور خاص طور پر اٹلی کا سقوط ہوا۔ لیکن جب تاریخ اُس دور کا اخلاقی اور معاشرتی انحطاط تفصیل سے بیان کرتی ہے تو پھر بھی وہ اہل یورپ کو انسانیت کی صفت سے خارج نہیں کرتی۔ یورپ اپنے تمام تر انحطاط کے باوجود اُس حیوانی سطح تک نہیں پہنچا تھا جس سطح پر موجودہ یورپ پہنچ چکا ہے۔ دونوں معاشروں کے مابین واضح اختلاف ہے ایک پسماندہ انسانی معاشرہ ہے اور دوسرا نچلے درجے کا حیوانی معاشرہ!

قرونِ وسطیٰ کے معاشرے کی اپنی مخصوص اقدار، ضابطے اور اخلاق تھے۔ یہ اقدار، رواج اور اخلاق قائم بذات تھے اور خارجی حالات کے اتار چڑھاؤ یا موضوعی سند کے پابند نہیں تھے۔ اگر ہم اُن کی عملی تطبیق سے چشم پوشی کریں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اخلاق مضبوط حقائق تھے، جن کو لازم پکڑنا عزت کا سبب اور انحراف قابل نفرت تھا جو مردانگی اور اخلاقی خوبی کے منافی سمجھا جاتا تھا۔

اِن اقدار و اخلاق کا تحفظ اور عوام میں اِن کی اثر پذیری کلیسا کے سپرد تھی۔ معاشرے کے بزرگ اور راہب معاشرے کے لیے بلند مثالیں پیش کرتے تھے لیکن کلیسا نے دین الٰہی میں تحریف کی اور اُس میں بدعات داخل کر دیں۔ اس طرح وہ اپنے اور اپنے عوام کے حق میں بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوا۔ اُس نے لاشعوری طور پر اُن اخلاقی بنیادوں کو گرانے میں اپنا کردار ادا کیا جن پر قرونِ وسطیٰ کا معاشرہ قائم تھا اور جن کا بڑا اثر و رسوخ تھا۔

کلیسا کے اخلاق کی کہانی عجیب تناقض اور تضاد سے لبریز ہے:

تصورات کے اعتبار سے کلیسا اخلاقی خوبیوں میں غلو کرتا تھا اور ایسی شرطیں مقرر کرتا تھا جو انسانی نسل کے لیے بہت بھاری تھیں۔ اُن کو پورا کرنا یا فرشتوں کے لیے ممکن تھا یا ایک محدود انسانی گروہ کے لیے جو عام

تالیف کا انداز تھا۔ لیکن افسوس کہ اس نے بعد میں تصورات کے اندر بہت برے آثار پیدا کیے، پھر کچھ عرصہ بعد اُس نے ساری زندگی کے اندر برے اثرات کھڑے کر دیے۔ اُس نے لوگوں کے ذہن میں یہ راسخ کیا کہ عبادت کا وصف خاص پہلی سرگرمی سے تعلق رکھتا ہے جو فقہ میں عبادات کے نام سے موسوم ہے۔ اسی طرح کچھ لوگ دوسری قسم کی سرگرمیوں میں دیوانے ہو گئے جن کا فقہی نام معاملات رکھا گیا۔ یہ اسلامی تصور میں ایسا انحراف تھا جس کے انحراف ہونے میں شک کی گنجائش نہیں۔ اس میں بھی شک نہیں کہ اس کے نتیجے میں پورے اسلامی معاشرے کی زندگی میں انحراف در آیا۔ (۵۹۵)

اس انحراف سے ایک اور انحراف پیدا ہوا۔ یہ ارکان ایمان میں سے ایک رکن میں تھا۔ یہ تقدیر کے مفہوم کا انحراف تھا۔

⑵ تقدیر کے مفہوم میں انحراف:

ایک جرمن مستشرق نے مسلمانوں کے آخری دور کی تاریخ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: ''مسلمانوں کی طبیعت ہے کہ وہ اللہ کے ارادے کو تسلیم کرتے ہیں، اُس کی قضاوقدر پر راضی ہوتے ہیں اور وہ واحد قہار کے سامنے جھک جاتے ہیں۔ اس اطاعت کے دو مختلف اثرات پیدا ہوئے۔ اسلام کے اولین زمانے میں اس کا جنگوں میں بڑا کردار تھا، اس سے ایک مسلسل نصرت حاصل ہوتی رہی کیونکہ اس سے جنگجوؤں کے اندر فدائیت کی روح پیدا ہوتی تھی۔ لیکن آخری ادوار میں یہ عقیدہ جمود کا سبب بن گیا جس نے عالم اسلام کو پستی و عزلت میں گرا دیا اور اس کو عالمی واقعات میں اپنا کردار ادا کرنے سے دور کر دیا۔ (۵۹۶)

غیر مسلم ہونے کے باوجود اس محقق نے حقیقت کا صحیح ادراک کر لیا ہے۔ یہی فرق ہے سلف کے فہم کے مطابق ایمان بالقدر کے درمیان اور اُس عقیدے کے درمیان جو متاخرین نے صوفیہ سے متاثر ہو کر گھڑ لیا۔ چنانچہ تصور عقیدہ کا نہیں بلکہ معتقدین کا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کو جو ذلت، رسوائی اور حسی و معنوی شکست کا سامنا کرنا پڑا، وہ اللہ کی تقدیر سے تھا کیونکہ کائنات میں وہی کچھ ہوتا ہے جس کا وہ ارادہ کرتا ہے اور اُس پر کوئی چیز مخفی نہیں بلکہ اس کا علم ماضی و مستقبل کے لحاظ سے برابر ہے۔ لیکن مسلمانوں نے آخری دور کے اندر اِس مفہوم کو بدل ڈالا۔ انھوں نے ایمان بالقدر کو اپنی عاجزی اور پستی کا بہانہ بنا لیا اور یہ بھول گئے کہ اللہ کی تقدیر اللہ کی ثابت شدہ سنتوں کے مطابق جاری ہوتی ہے جن کو اللہ نے خوب واضح کر دیا ہے۔ مسلمان اللہ کی سنتوں سے غافل ہو گئے، چنانچہ اصل ذمہ داری انہی کی تھی اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

وہ توکل جو جہادی جذبے کے لیے قوی محرک تھا اور زمین میں اسباب حیات حاصل کرنے کے ساتھ محنت کرتا تھا، وہ حقیر و مذموم ''تواکل'' میں تبدیل ہو گیا جس کا نام متصوفین نے یقین رکھا، بعض نے قناعت رکھا اور